© rasailojaraid.com

مکاتیب

(۱)

محترمی ومکرمی حضرت مولانا ابوعمار زاہد الراشدی زیدت معالیکم ودام مجدکم

امید ہے آپ مع متعلقین بعافیت ہوں گے۔

کرم فرمائی کا بہت بہت شکریہ۔ مولانا محمد موسیٰ بھٹو کی عنایت تھی کہ انھوں نے میرے تعاون کے لیے آپ کو متوجہ فرمایا۔ میں نے آپ کے عنایت نامہ کی اطلاع خال محترم حضرت مولانا سنبھلی کو دی، انھوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور یہ بھی خیال ظاہر کیا کہ آپ کی رہنمائی اور مشورے میرے لیے بہت مفید رہیں گے۔ اس سلسلے میں دو ایک باتیں دریافت طلب ہیں۔

۱۔ فارغین کے لیے قائم شدہ ادارے کا نظم الاوقات کیا رہتا ہے؟

۲۔ کیا ان سے بھی کچھ علمی کام کروایا جاتا ہے؟

۳۔ معاصر علمی وفکری بحثوں میں سے کیا کیا موضوعات زیر بحث آتے ہیں؟ (یعنی آپ کی نظر میں کیا چیزیں اولیت کی مستحق ہیں؟)

۴۔ میں نے اس مسئلے پر جب غور کیا تو سب سے پریشان کن مسئلہ سامنے آیا کہ مدارس کے اچھے طلبہ کا حال یہ ہوتا ہے کہ ان کی نظر قرآن اور حدیث کے ذخیرے پر ضروری حد تک بھی نہیں ہوتی۔ قرآن کا براہ راست اور موضوعاتی علم بالکل نہیں ہوتا۔ اسی طرح حدیث میں وہ صرف احادیث احکام پر نظر رکھتے ہیں اور اس میں بھی فقہاء متاخرین کا انداز فکر ان میں بڑا رچا بسا ہوتا ہے۔ ان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ علمی مسائل کی تحقیق اور مطالعہ کیسے کیا جاتا ہے۔ اب اگر قرآن وسنت پر بھی اچھی نظر نہ ہو تو وہ عالم جدیدیت سے باخبر ہو کر کس کام کا ہوگا؟ اس مسئلے کی وجہ سے مجھے اس ادارے کی مدت دو سال رکھنی پڑ رہی ہے۔ پھر بھی یقین نہیں کہ یہ مدت کس حد تک کافی ہوگی۔ آپ اس سلسلے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟

ابھی کل 'الشریعہ' کے جنوری تا جون کے شمارے ملے۔ بہت بہت شکریہ۔ امید ہے اب لگاتار آتا رہے گا۔ ہم نے جون کے الفرقان میں اجتہاد پر آپ کا مضمون (پاکستانی پس منظر سے جڑی چیزوں کے حذف کے ساتھ) شائع کیا ہے۔ یہاں احباب نے پسند کیا۔ آئندہ بھی مدارس اور ان کے نصاب ونظام سے متعلق آپ کی تحریریں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ ابھی صرف اساتذہ کے مذاکرے کی رپورٹ دیکھنی شروع کی ہے۔ الشریعہ اکیڈمی کی یہ بڑی مبارک پہل ہے۔

© rasailojaraid.com